قیمت سالانہ اٹھارہ روپے
ماہوار ڈیڑھ روپیہ

جلد ۳۵ | ۱۷ ماہ شہادت ۱۳۲۶ ہش | ۲۴ جمادی الاول ۱۳۶۶ھ | ۱۷ اپریل ۱۹۴۷ء | نمبر ۹۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۶ ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۵ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کو کل ۱۰۳ درجہ تک حرارت ہو گئی تھی۔ آج نسبتاً افاقہ ہے۔ درد نقرس میں بھی نسبتاً کمی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو نسبتاً افاقہ ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔
افسوس کہ محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ والدہ چوہدری محمد شریف صاحب لاہور ہاؤس قادیان وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جنازہ آج حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے پڑھایا۔ اور مرحوم کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

انگریزوں کے چلے جانے کے بعد

بمبئی میں ۱۴ اپریل کو عبوری حکومت کے لیبر ممبر جگ جیون رام صاحب نے فرمایا ہے کہ

"ہماری اصل جدوجہد انگریزوں کے ہندوستان کے چھوڑ جانے کے بعد شروع ہوگی۔ اس جدوجہد کے لئے ہر یچھوت کو اپنے آپ کو منظم کرنا چاہیے۔ آپ نے کہا کہ "ہریجن آجکل دوہری غلامی کے شکار ہیں۔ انگریزوں کے چلے جانے کے بعد ایک غلامی ختم ہو جائے گی۔ بعد ازاں دوسری غلامی کو ختم کرنا ہوگا۔ چھوت چھات کا خاتمہ کرنا بڑے مسئلوں میں سے ایک مسئلہ ہے۔ اس مسئلہ کا حل ہندوستان میں ایک ایسے سماج کے آغاز سے ہوگا جس میں ہر ایک کو ترقی کرنے کے یکساں موقع دیئے جائیں گے"۔

مستقبل کے ہندوستان میں ہریجنوں کی پوزیشن کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ "میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہمارے راہنما بہت دانا اور فراخ دل ہیں۔ وہ اس بات کا خاص دھیان رکھیں گے کہ تیار کئے جانے والے آئین میں ہمیں جائز حقوق سے محروم نہ رکھا جائے"۔

جس غلامانہ ذہنیت کا ان الفاظ میں اظہار کیا گیا ہے۔ اس کی تشریح کی ضرورت نہیں۔ یہ ایک ایسے شخص کا بیان ہے۔ جو اپنے آقا کی موجودگی میں ڈر ڈر کر بات کر رہا ہو۔ کہ کوئی ایسا لفظ مونہہ سے نہ نکل جائے جو اس کے آقا کو ناراض کر دے۔ اور اس کی آئندہ مہربانیوں سے محروم ہو جائے۔ اگر یہ نہیں تو ہم عرض کرتے ہیں کہ یہ ایک ایسے [illegible] دل کا بیان ہے۔ جو فطرۃً بہت سادہ طبع لے کر اس پُر مکر و فریب دنیا میں آیا ہے۔ جس قوم نے پانچ چھ ہزار سال تک مسٹر جگ جیون کی قوم کو پستی کی گہرائیوں میں بزور دبائے رکھا۔ اور اپنے اس فعل کے جواز کے لئے مذہبی اسناد بنا کر ان کی ذہنیت کو ایسا مسموم کر دیا کہ اب تک خود مسٹر جگ جیون کا ضمیر بھی ان کے ظلم و تعدی کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے سے جھجکتا ہے۔ اس قوم کے موجودہ لیڈروں سے یہ توقع کہ وہ عدل و انصاف سے کام لیں گے۔ اور ان کے متعلق یہ حسن ظن کہ "وہ دانا اور فراخدل ہیں۔ وہ اس بات کا خاص دھیان رکھیں گے۔ کہ تیار کئے جانے والے آئین میں ہمیں جائز حقوق سے محروم نہ رکھا جائے" سادہ دلی نہیں تو اور کیا ہے۔

جس قوم کے بڑے سے بڑے اور اعلیٰ ترین اخلاق کے لیڈر نے بھوک ہڑتال کی دھمکیاں دے کر آپ کی قوم کو پونا پیکٹ کے پھندے میں گرفتار کیا۔ اس قوم سے آئندہ کے لئے امیدیں باندھنا ایسے ہی لوگوں کا کام ہو سکتا ہے۔ جو یا تو کسی وجہ سے مجبور ہو کر رہ گئے ہوں۔ اور یا پھر اتنے سیدھے سادھے ہوں۔ کہ وہ کوئی صحیح رائے زنی کرنے کے ناقابل ہوں۔ یہ خیال کہ چھوت چھات جیسی ننگ انسانیت رسم محض ہندوستان کی آزادی کے چھو منتر سے ایک یا دو دن میں مٹ جائے گی۔ اور اچھوت اور دلت اقوام کو ہندو سوسائٹی میں پہلی ہی صبح آزادی میں وہ انسانی درجہ حاصل ہو جائے گا۔ جو ہر انسان کا پیدائشی حق ہے۔ ایک ایسا خواب پریشان ہے۔ جس کا شرمندہ تعبیر ہونا ناممکن ہے۔ جو قوم انگریزوں کی موجودگی میں چنگے بھلے انسانوں کو آگ میں جھونک دیتی ہے۔ اور ہوا میں بھی سانس لینے پر گلا گھونٹ دیتی ہے۔ اس قوم سے کس طرح توقع کی جا سکتی ہے۔ کہ انگریزوں کے چلے جانے کے بعد جب وہ قوم بالکل خود مختار ہو جائے گی۔ اور جو چاہے گی کرسکے گی۔ اپنے شاستروں کے مذہبی احکام کو یکدم پس پشت ڈال کر اچھوتوں کی انسانیت کو تسلیم کرے گی۔ بر قوم حاکم ہو کر کشمیر جیسی ریاستوں میں ایک بچھڑے کے لئے بیسیوں انسانوں کو سات سات سال تک جیل کی تنگ و تاریک کوٹھڑیوں میں بند کر سکتی ہو اور نہیں شرماتی۔ اور جو غیر مذہب پر پابندیاں عائد کر کے انسانی ضمیر کو بھی قید رکھنا چاہتی ہے۔ اس قوم کے لیڈروں سے یہ حسن ظن کہ آزاد ہوتے ہی وہ اپنی فطرت کو فوراً بدل لیں گے اور مسٹر جگ جیون کی قوم کو آسمان پر بٹھائیں گے کس قدر خام خیالی ہے۔

ہم مسٹر جگ جیون صاحب کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ وہ ان خام خیالیوں کو اپنے دل سے بھی نکالدیں۔ اور ان کو سر عام بیان فرما کر اپنے ستم رسیدہ قوم کے زخموں کو بھی دنیا کی نگاہوں سے چھپانے میں کانگرس کی مدد نہ کریں۔ اب یہ ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ کانگرس اپنی موجودہ ہیئت کذائی میں سوائے ہندو جاتی کے کسی کی بھی نمائندہ نہیں اور جو کچھ وہ آزادی کی صورت میں انگریزوں سے وصول کرنے کے لئے جدوجہد کر رہی ہے۔ اس میں سے وہ کسی سے بھی حصہ بٹانے کے لئے تیار ہے نہ کبھی تیار ہوگی ہاں وہ اپنا مدعا حاصل کرنے کے لئے اور اپنے ارادوں کی پردہ پوشی کے لئے دوسری اقوام کے غیر ذمہ دار لوگوں کو بہرحال قابو میں رکھیگی۔ جن کی قیمت ادا کرنے کے لئے اسکو انگریزوں کے چلے جانے کے بعد اور بھی زیادہ سہولتیں حاصل ہو جائینگی۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ... اسلام پریس ... قادیان سے شائع کیا

کراچی میں سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ کی مصروفیات اور جماعت احمدیہ کراچی کے مخلصانہ جذبات

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع اہل بیت و خدام ۴ مارچ کو ۱/۲ ۱ بجے دوپہر کراچی وارد ہوئے۔ جہاں بہت سے احمدی احباب اپنے پیارے آقا کے خیر مقدم کے لئے موجود تھے۔ آپ کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے گئے۔ اور نعرہ ہائے تکبیر کے درمیان حضور کار پر سوار ہو کر فرودگاہ کی طرف روانہ ہوئے۔ حضور نے سب خدام کو شرف مصافحہ بخشا۔ آپ کی رہائش کا انتظام جماعت کراچی کے ذمہ تھا۔ جو ایک بنگلہ میں سٹیشن سے ۳ میل دور کیا گیا تھا۔ وسیع صحن میں سائبان نصب کر کے باجماعت نمازوں کا التزام کیا گیا۔ کراچی شہر کے علاوہ مضافات کے احمدی دوست بھی بکثرت شریک ہوتے رہے۔ ۴ مارچ کو نماز ظہر و عصر کے بعد حضور نے مجلس عرفان منعقد کی۔ اور حقائق و معارف بیان فرمائے۔ اور بعض احباب نے سوالات کئے۔ جن کے جواب حضور نے نہایت تسلی بخش دیئے۔ نماز مغرب و عشاء کے جمع کرنے کے بعد حضور مع اہلبیت سمندر کی سیر کے لئے تشریف لے گئے۔

۴ مارچ۔ قیام کراچی کے دوران حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تقریباً ہر روز نمازوں کے بعد مجلس عرفان منعقد فرماتے رہے۔ جس میں احمدی احباب کے علاوہ شہر کے متعدد رؤسا۔ امراء اور اعلیٰ تعلیم یافتہ اصحاب بھی شریک ہو کر مستفید ہوتے رہے۔ اور مذہبی و سیاسی سوالات حضور سے دریافت فرماتے رہے۔ ان مجالس کے علاوہ انفرادی ملاقاتوں کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ نیز حضور ضروری دفتری امور بھی سر انجام دیتے رہے۔

۵ مارچ کو فراغت کے وقت حضور مع اہلبیت سمندر وغیرہ کی سیر کے لئے تشریف لے گئے۔

۵ مارچ کو بھی حضور سمندر کی سیر کے لئے کیماڑی تشریف لے گئے۔ اور مع اہلبیت و خدام بادبانی کشتیوں پر سوار ہو کر سمندر کا نظارہ کیا۔ اسی روز حضور نے جماعت کے عہدیداران کو ضروری نصائح فرمائیں۔ اور صوبہ سندھ میں تبلیغ کو وسیع کرنے کے لئے ضروری ہدایات دیں۔

۶ مارچ کو احمدی احباب بہت سے غیر احمدی دوستوں کو اپنے ہمراہ لائے ہوئے تھے۔ جنہیں حضور نے مجلس عرفان میں قیمتی ارشادات سے مستفیض فرمایا۔ جماعت کے تاجروں کو بھی حضور نے ضروری نصائح فرمائیں۔ اور اپنی تنظیم کو مضبوط بنانے کی طرف توجہ دلائی۔ اسی روز سر غلام حسین ہدایت اللہ صاحب وزیر اعظم سندھ نے حضور کو دوپہر کے کھانے پر مدعو کیا۔ جس میں حضور نے شرکت فرمائی۔

۷ مارچ کو جمعہ تھا۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے مزید سائبان نصب کئے گئے۔ جس میں ساڑھے تین سو کے قریب احمدی مرد و زن شامل ہوئے۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے جماعت پر تبلیغ کی اہمیت واضح کی۔ اور کراچی میں جماعت کی اس غیر معمولی ترقی پر اظہار خوشنودی فرمایا۔ اور تبلیغی مہم کو وسیع کرنے کی تحریک کی۔ اسی روز لجنہ اماءاللہ کراچی کا جلسہ سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ حرم سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں انہوں نے اماءاللہ کو قیمتی ہدایات سے مستفیض فرمایا۔

۸ مارچ کو حضور نے ضروری مشاغل کے علاوہ احمدیہ دارالتبلیغ اور مسجد وغیرہ کے لئے زمین کا معاینہ فرمایا۔ اسی روز شام کو ایک احمدی دوست نے دعوت طعام کا اہتمام کیا تھا۔ جسے حضور نے قبول فرمایا۔ مغرب و عشاء کے بعد مجلس عرفان منعقد فرمائی۔ اور اس سے فارغ ہو کر حضور نے واپسی کا عزم فرمایا۔ اور کار میں سوار ہو کر سٹیشن پر مع قافلہ تشریف لے گئے۔ جہاں سے دس بجے شب کی ٹرین سے ناصر آباد کے لئے روانہ ہو گئے۔ سٹیشن پر احمدی احباب نہایت بکثرت موجود تھے۔ اور انہوں نے اپنے پیارے آقا کو نعرہ ہائے تکبیر کے درمیان رخصت کیا۔ حضور نے روانگی سے قبل خدام کو شرف مصافحہ بخشا۔ اور دعا کی۔

ان ایام میں حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور اہل بیت بھی بفضلہ تعالیٰ بخیریت رہے۔ الحمد للہ۔ حضور کے قیام کراچی کے دوران جماعت کے احباب نے نہایت مخلصانہ خدمات سر انجام دیں۔ اور شبانہ روز مختلف فرائض نہایت خوش اسلوبی سے سر انجام دیتے رہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ اور باوجود دنیوی مصروفیات کے حضور کی مصاحبت کا زیادہ سے زیادہ شرف حاصل کرتے رہے۔ ان ایام میں چھ اصحاب حضور کے ہاتھ پر بیعت کر کے مشرف بہ احمدیت ہوئے۔ اللہ تعالیٰ استقامت فرمائے (نامہ نگار)

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تار وائسرائے کے نام

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل ایکسپرس تار ہز ایکسی لینسی وائسرائے کے نام بھجوائی ہے۔ جو الفضل کے قارئین کے لئے درج کی جاتی ہے۔ (ناظر اعلیٰ جماعت احمدیہ) ۱۶/۴/۴۷

"آل انڈیا ریڈیو میں آج رات (یعنی مورخہ ۱۵ اپریل سے قبل کی رات) اعلان ہوا ہے۔ کہ پنجاب کو تین حصوں میں تقسیم کر دینے کی تجویز زیر غور ہے۔ میں اور میری جماعت تقسیم پنجاب کی تجویز کے خلاف پرزور احتجاج کرتے ہیں۔ اور خصوصاً اس تجویز کے خلاف کہ وسطی پنجاب کو مغربی پنجاب سے علیحدہ کر دیا جائے۔ ہم مسلمان پنجاب کے وسطی حصوں میں کامل اکثریت رکھتے ہیں۔ اور ہمیں ایسے ہی انسانی حقوق حاصل ہیں۔ جو دنیا کے کسی حصے میں کسی قوم کو حاصل ہو سکتے ہیں۔ یقیناً ہمارے ساتھ ان تجارتی اموال کا سا سلوک نہیں ہونا چاہیئے جو وقت [illegible]

مرزا محمود احمد امام جماعت احمدیہ

قابل تقلید مثال

۱۴ اپریل کے الفضل میں زیر عنوان مندرجہ بالا جو نوٹ چھپا ہے۔ اس میں عزیزم خلیفہ صباح الدین کا نام مصباح الدین غلطی سے چھپا ہے۔ عزیزم خلیفہ صباح الدین ولد خلیفہ صلاح الدین احمد صاحب جس کی عمر دس سال ہے۔ اور چوتھی جماعت تعلیم الاسلام ہائی سکول میں تعلیم پاتا ہے۔ اس نے جب حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ کا خطبہ جمعہ متعلقہ وقف جائیداد و آمد اور اسکی ادائیگی کا مطالبہ سنا۔ تو اس نے اپنا عرصہ دو سال کا اثاثہ جو کہ ایک مٹی کی کجی میں پیسہ دو پیسہ کی صورت میں اکٹھا کیا ہوا تھا۔ لے جا کر حضرت کے حضور پیش کر دیا۔ جب اس کجی کو توڑا گیا۔ تو اس میں سے ۲۶/۷/۱/۲ روپے کی رقم نکلی۔ اس پر حضرت اقدس نے بہت خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ اور اس بچہ کی قربانی کو پسند فرماتے ہوئے اسے نصیحت بھی فرمائی۔ کہ دیکھنا تم اپنی اس قربانی کی وجہ سے مغرور نہ ہو جانا۔ قربانی قابل تقلید ہے۔ (خاکسار احسان علی عفی عنہ قادیان)

درخواست دعا

فضل بھمبرو۔ ۱۸ مارچ مکرم عبدالصمد صاحب بذریعہ تار درخواست کرتے ہیں۔ کہ ان کا لڑکا بیمار ہے۔ احباب اسکی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

چند سوالات کے جوابات

از مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مبلغ سلسلہ

ایک صاحب نے جو اہل تشیع سے تعلق رکھتے ہیں۔ چند سوال اخبار شیعہ لاہور میں شائع کروائے ہیں۔ ان کے جوابات درج ذیل ہیں۔

سوال ۱:۔ حدیث نحن معاشر الانبیاء لانرث ولانورث ... الخ یہ حدیث مرزائی صاحبان کے نزدیک بھی صحیح ہے اب عرض یہ ہے۔ کہ اگر یہ حدیث صحیح ہے۔ تو پھر مرزائیوں کے مسلم نبی جناب مرزا صاحب کو اپنا ورثہ صدقہ کے طور پر غربا اور مساکین میں تقسیم کر دینا چاہیئے تھا۔ اور اپنے باپ سے کوئی چیز ورثہ میں نہ لینی چاہیئے تھی۔

جواب ۱:۔ ہمارے نزدیک یہ حدیث درست ہے۔ مگر اس حدیث کے آخر میں لکھا ہے یرید نفسہ یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مراد صرف اپنا نفس تھا۔ پس حدیث کے الفاظ ہی اس اعتراض کو حل کر دیتے ہیں۔

(۲) قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انبیا وارث ہوئے۔ اور ان کا ورثہ تقسیم بھی ہوا۔ چنانچہ فرمایا وورث سلیمان داؤد یعنی حضرت سلیمان حضرت داؤد کے وارث ہوئے۔ اسی طرح فرمایا یرثنی ویرث من آل یعقوب یعنی میرا لڑکا میرا اور یعقوب کی آل کا وارث ہو حدیث متذکرہ بالا آیۃ شریفہ کے متضاد المعنی نہیں ہے۔ کیونکہ حدیث میں الفاظ یرید نفسہ سے مراد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات کی تخصیص ہوئی ہے۔

سوال ۲:۔ خدا تعالے سورہ نساء میں فرماتا ہے یا ایھا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم یہ آیت تا قیامت صرف اللہ تعالے اس کے رسول محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اولی الامر کی اطاعت کا حکم دیتی ہے۔ اگر بعد آنحضرت صلعم کے کسی نئے نبی یا رسول نے آنا ہوتا۔ تو اس کی اطاعت کا بھی حکم ہوتا۔

جواب۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے الگ ہو کر کسی نئی نبوت یا رسالت کا ہرگز دعوے نہیں کیا۔ اور نہ ہی کوئی نئی شریعت یا حکم آپ کو ملا۔ بلکہ آپ کو جو درجہ اور مقام بھی ملا۔ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت پیروی اور خادمیت میں ہو کر ملا۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں۔

"یاد رہے کہ بہت سے لوگ میرے دعوے میں نبی کا نام سنکر دھوکہ کھاتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں۔ کہ میں نے اس نبوت کا دعوے کیا ہے۔ جو پہلے زمانوں میں براہ راست نبیوں کو ملی ہے لیکن وہ اس خیال میں غلطی پر ہیں میرا ایسا دعوے نہیں ہے بلکہ خدا تعالے کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے افاضہ روحانیہ کا کمال ثابت کرنے کے لئے یہ مرتبہ بخشا ہے۔ کہ آپ کے فیض کی برکت سے مجھے نبوت کے مقام تک پہونچایا۔ اس لئے میں صرف نبی نہیں کہلا سکتا۔ بلکہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۰)

نیز فرمایا۔

"نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں مگر ایک کھڑکی سیرت صدیقی کی کھلی ہے۔ یعنی فنافی الرسول کی۔ پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے۔ اس پر ظلی طور پر نبوت کی چادر پہنائی جاتی ہے جو نبوت محمدی کی چادر ہے۔ اس لئے اس کا نبی ہونا غیرت کی جگہ نہیں۔ وہ اپنی ذات سے نہیں۔ بلکہ اپنے نبی کے چشمے سے لیتا ہے۔ اور نہ اپنے لئے بلکہ اسی کے جلال کے لئے اس کا نام آسمان پر محمد اور احمد ہے۔ اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ محمد کی نبوت آخر محمد ہی کو ملی گو بروزی طور پر نہ کسی اور کو ... غرض یہ میری نبوت اور رسالت باعتبار محمد اور احمد ہونے کے ہے۔ نہ میرے نفس کے رو سے۔ اور یہ نام بحیثیت فنافی الرسول مجھے ملا۔ (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۳)

پس فنافی الرسول ہونے کے لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام الرسول سے جدا نہیں۔ بلکہ اس میں شامل ہیں۔ باقی رہا یہ سوال کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد صرف اولی الامر کی اطاعت کا حکم دیا ہے۔ سو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اولی الامر میں شامل ہیں۔ کیونکہ اولی الامر سے مراد ہر وہ شخص ہے۔ جسے اللہ تعالے اپنے حکم سے اصلاح خلق کے لئے کھڑا کرے۔ ہمارے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی صاحب امر تھے۔ چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے۔ قل انی امرت وانا اول المومنین یعنے اے ہمارے رسول تم کہہ دو کہ میں مامور ہوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالے نے موجودہ زمانہ میں اپنے حکم اور امر سے اصلاح امت کے لئے مبعوث فرمایا۔ اور آپ کا کام احیاء دین اور اقامۃ شریعت قرار دیا۔ چنانچہ فرمایا۔ یحی الدین ویقیم الشریعۃ

چنانچہ حضور فرماتے ہیں۔

مامورم ومرا چہ دریں کار اختیار
رو ایں سخن بگو بخداوند آمرم
حکم است ز آسمان بزمیں مے رسانمش
گر آبشنوم بگویمش آنرا کجا برم

قولہ۔ حضرت عیسےٰ بھی جب دوبارہ دنیا میں نازل ہونگے۔ ہم ان کی بھی پیروی نہیں کرینگے۔ بلکہ اپنے امام مہدی کی پیروی کریں گے۔ جو کہ اولی الامر میں سے ہیں۔ اور حضرت عیسےٰ بھی ہمارے امام کی پیروی میں ہو کر رہیں گے۔ اور امام کے پیچھے نماز پڑھا کرینگے۔ غرضیکہ ہم پر حضرت عیسےٰ کی پیروی واجب نہیں۔ کیونکہ وہ تو رسولاً الی بنی اسرائیل ہیں۔ وہ صرف بنی اسرائیل کو ہدایت کرینگے۔ اور مسلمان بنالیں گے۔ ہم مسلمانوں پر رسول نہیں ہونگے

اقول:۔

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج

مسلمانوں نے اپنی کم فہمی سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو آسمان پر بٹھا دیا۔ اور پھر ان کو آخری زمانہ میں دوبارہ اتارنے کے لئے کوشش کرنے لگے۔ مگر جب آگے راستہ بند نظر آتا ہے۔ تو من مانی تاویلیں کرنے لگ جاتے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں کہ جب وہ دوبارہ آئینگے۔ تو نبی نہیں ہونگے کبھی کہتے ہیں کہ نبی تو ہونگے۔ مگر امت محمدیہ کے لئے نہیں اصل حقیقت یہی ہے جو اللہ تعالے کے مامور حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام نے ظاہر کر دی کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام فوت ہو چکے اور آخری زمانہ میں آنے والا امت محمدیہ کا ہی فرد ہے۔ جس کو درجہ اور کام کی وجہ سے مسیح کا لقب دیا گیا۔

یہ بات بھی قابل غور ہے۔ کہ اگر حضرت عیسےٰ کو امت محمدیہ کے لئے رسول نہ تسلیم کیا جائے۔ تو بھی سوال حل نہیں ہوتا کیونکہ امام مہدی بھی شیعہ عقیدے کے مطابق نبی ہوں گے۔ چنانچہ

(۱) آیت ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ (الصف) کے متعلق امام صادق کا قول ہے مراد از رسول اینجا امام مہدی موعود است (غایۃ المقصود جلد ۲ صفحہ ۱۲۳) یعنی اس آیت میں رسول سے مراد امام مہدی موعود ہیں۔ اسی طرح تفسیر صافی اور بحار الانوار جلد ۱۲ صفحہ ۱۲۰ میں لکھا ہے۔ نزلت فی القائم من آل محمد کہ یہ آیت امام مہدی کے متعلق ہے

(۲) شیعوں کی معتبر کتاب اکمال الدین میں ہے کہ امام مہدی کہیں گے۔ ففررت منکم لما خفتکم فوھب لی ربی حکما وجعلنی من المرسلین (شعراء ع ۲) یعنے اللہ تعالے نے مجھے رسول بنایا ہے۔ اور دیگر رسولوں میں سے بنایا ہے یعنی انہی کی طرح

۳۔ شیعہ عقیدے کے مطابق امام مہدی تمام انبیاء کا مظہر ہوگا۔ اور تمام انبیاء کے ناموں سے موسوم ہوگا چنانچہ لکھا ہے۔ کہ مہدی کہے گا۔ کہ میں ابراہیم اسمٰعیل۔ موسےٰ۔ یوشع۔ مسیح۔ شمعون

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المومنین ہوں (بحارالانوار جلد ۱۳ صفحہ ۲۰۲)

غرض شیعہ صاحبان حضرت عیسیٰؑ کو رسول مانیں یا نہ مانیں۔ مگر امام مہدی کو رسول ماننے کے سوا ان کے لئے کوئی چارہ نہیں۔

سوال ۳۔ خدا تعالیٰ سورہ مائدہ میں فرماتا ہے۔ انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین اٰمنوا الذین یقیمون الصلوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ وھم راکعون۔ یعنی ایک ولی تمہارا اللہ ہے۔ اور دوسرے اس کا رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس کے بعد وہ مومنین جو حالت رکوع میں زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ صاحبان اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سلسلہ انبیاء جاری ہوتا۔ تو اس آیت میں یا کسی اور آیت میں ان کی ولایت کا ذکر ہوتا۔

جواب:۔ اس آیت کا اصل مفہوم سیاق سباق کو مدنظر رکھ کر یہ ہے۔ کہ تمہارا دوست اور مددگار تو اللہ اور اس کا رسول اور وہ لوگ ہیں۔ جو کہ ایمان لائے ہیں۔ جو نماز قائم کرتے ہیں۔ اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔ اور ایسا کرتے ہوئے وہ نہ خدا پر احسان رکھتے ہیں۔ اور نہ متکبر اور خود پسند بنتے ہیں۔ بلکہ وہ عاجزی اور تواضع کرنے والے ہوتے ہیں۔ غرض یہود اور نصاریٰ کی دوستی سے منع کر کے اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اللہ۔ رسول اور مومنوں کے ساتھ دوستی رکھنے کی تلقین کی ہے۔

۲۔ شیعہ صاحبان ایک روایت موضوع کی بناء پر کہتے ہیں کہ یہ آیت حضرت علی کے حق میں نازل ہوئی۔ اور انہوں نے حالت رکوع میں زکوٰۃ دی۔ شیعہ صاحبان کو اس روایت کی بناء پر اپنے گیارہ اماموں اور خصوصاً اپنے امام مہدی کی امامت سے ہاتھ دھو بیٹھنا چاہیئے۔ فما ھو جوابکم فھو جوابنا۔

احمدی خیالات کی فوقیت

ایک جرمن ڈاکٹر فلاسفر و سیّاح کو تبلیغ اسلام

مسجد مبارک قادیان کی مجلس عرفان میں ۲۵ دسمبر ۱۹۴۶ء کو جرمنی کے ایک فاضل "ڈاکٹر آسکر برونلر" نے جب "مذہب و سائنس" پر تقریر کرتے ہوئے احمدیت و اسلام کے متعلق مخلصانہ خیالات کا اظہار کیا۔ تو اس وقت ایک اور جرمن ڈاکٹر و فلاسفر مجھے یاد آ گئے۔ جن کو تبلیغ اسلام کرنے کا موقعہ اس عاجز کو ملا تھا۔ اور بفضلہ تعالےٰ وہ احمدیت کے مداح ہو گئے تھے۔ ان کا ذکر حسب ذیل ہے:۔

قبل از جنگ ۱۹۳۶ء کا واقعہ ہے۔ کہ ایک دن منصوری کے "گرانڈ ہیکمن ہوٹل" میں ایک جرمن سیاح کی ملاقات پنجاب کے ایک سکھ رئیس سردار صاحب سے ہوئی۔ جن کو داڑھی کے سبب اس نے مسلمان سمجھا۔ اور اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا:۔

جرمن۔ "میرا نام Dr Oberlander ہے۔ جرمنی کا باشندہ ہوں۔ اور اسلامی ممالک کی سیاحت کرتا ہوا اب ہندوستان پہنچا ہوں۔ کیا آپ میری کچھ رہنمائی فرمائیں گے؟"

سکھ:۔ "آپ کا مقصد کیا ہے؟"

جرمن۔ "میں اسلام پر ایک کتاب لکھ رہا ہوں۔ اور اس سلسلہ میں ایک سوال کے متعلق کچھ دریافت کرنا ہے۔ اسلامی ممالک کی سیاحت میں اکثر علماء اسلام سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ مصر کی جامعہ ازہر میں بھی گیا۔ مگر اس سوال کا تسلی بخش جواب مجھے ابھی تک نہیں ملا۔ شاید آپ کچھ روشنی ڈال سکیں"۔

سکھ۔ "آپ مجھے مسلمان سمجھ رہے ہیں۔ لیکن میں سکھ ہوں۔ اسلام کے متعلق میں تو افسوس آپ کو کچھ نہیں بتا سکتا۔ البتہ ایک مسلمان دوست سے آپ کی ملاقات کرا سکتا ہوں۔ اس موضوع پر آپ ان سے گفتگو کریں"۔

سکھ رئیس نے میرا پتہ ڈاکٹر اوبرلینڈر کو دے دیا جو ہمارے یہاں دکان پر آئے۔ اور اگلے دن کے لئے ملاقات کا وقت مقرر کر گئے۔ ملاقات سے قبل سردار صاحب نے مجھے اطلاع کر دی تھی۔ کہ "یہ جرمن ڈاکٹر فلاسفر ہیں۔ اور سیاح و مصنف بھی۔ اسلام کے متعلق ان کا کوئی خاص سوال ہے جس پر وہ گفتگو کریں گے"۔

اگلے دن سردار صاحب کے ساتھ جرمن ڈاکٹر مسجد احمدیہ میں مجھے ملے۔ تین چار اور احمدی دوست بھی وہاں موجود تھے۔ تعارفی کلمات کے بعد اصل گفتگو شروع ہوئی۔ تو میں نے دریافت کیا۔ "ڈاکٹر صاحب۔ اسلام کے متعلق آپ کا کیا سوال ہے"؟ انہوں نے جب سوال بتانا شروع کیا۔ تو میں دل میں یہ دعا پڑھ رہا تھا۔ رب اشرح لی صدری ویسر لی امری واحلل عقدۃ من لسانی یفقھوا قولی ..... سوال بیان کر کے انہوں نے خصوصیت سے کہا کہ "جب تک یہ سوال حل نہ ہو جائے۔ میں اسلام پر جو کتاب لکھ رہا ہوں۔ وہ میرے نزدیک نامکمل ہی رہے گی"۔

ان کا سوال سنکر فوراً میرے دل میں یہ بات آئی۔ کہ یہ شخص فلاسفر ہے۔ فلسفیانہ اصطلاحوں میں جواب انشاء اللہ جلد سمجھ جائیگا۔ علماء نے مولویانہ طرز میں اس سے گفتگو کی ہوگی۔ اس لئے یہ کچھ نہ سمجھ سکا۔

ڈاکٹر اوبرلینڈر کا سوال یہ تھا۔ "پہلے صحیفوں کی طرح قرآن مجید میں اور دوسری اسلامی کتب میں بھی ایک جنس شیطان کا ذکر آتا ہے۔ یہ شیطان کیا ہے؟ اس پر قابل فہم روشنی ڈالیں"۔ میرے منہ سے بے ساختہ نکل گیا۔ "ڈاکٹر صاحب بس یہی آپ کا سوال ہے؟" انہوں نے حیرت سے میری طرف دیکھا تب میں نے جواب دیا۔ جو مختصراً یہ ہے۔ کہ "آپ ماہر فلسفہ ہیں۔ اور جانتے ہیں کہ علم الاخلاق میں مخصوص بحث نیکی و بدی کے مسئلہ پر ہے۔ جب نیکی کی صفت کسی انسان میں عملاً ظاہر ہو۔ تو ہم اس کو نیک کہتے ہیں۔ اور نیکی کی تحریک کرنیوالی طاقت یا سبب کا نام اسلام میں فرشتہ ہے۔ اس کے برعکس یعنی فرشتہ کی "ضد" ایک طاقت نفی کی ہے۔ جس کے خاصہ یا صفت کو شیطنت یا بدی کہتے ہیں۔ اور جس انسان کے فعل میں بدی ظاہر ہو۔ وہ بد کہلاتا ہے۔ اس بدی کی تحریک کرنے والی طاقت یا سبب کا نام ہی اسلامی اصطلاح میں شیطان ہے پہلے صحیفوں میں بھی اس سے یہی مراد ہے۔ شیطان ایک غیر مرئی طاقت ہے۔ جس کا قیاس دوسری غیر مرئی طاقتوں کی طرح نتائج سے کیا جا سکتا ہے۔ البتہ اس غیر مرئی طاقت کے مظاہر ہوتے ہیں۔ جس طرح نیکی کی غیر مرئی طاقت فرشتہ کے مظاہر ہوتے ہیں"۔

ڈاکٹر اوبرلینڈر اس طرز جواب سے بہت متاثر و محظوظ ہوئے۔ اور کہنے لگے "تعجب ہے۔ کہ مراکش سے لیکر ہندوستان تک علماء میں سے پہلے کوئی بھی تسلی بخش جواب نہ دے سکا"۔ میں نے کہا۔ کہ ان علماء کے متعلق تو میں کچھ عرض نہیں کر سکتا۔ کہ وہ کیوں آپ کی تشفی نہیں کر سکے۔ البتہ اپنے متعلق اتنا کہہ سکتا ہوں۔ کہ خدا کے فضل و کرم سے میں "احمدی مسلمان" ہوں۔

انہوں نے "احمدی مسلمان" کی تشریح چاہی۔ تو پھر احمدیت پر گفتگو شروع ہو گئی۔ ڈیڑھ گھنٹہ کے بعد وہ یہ کہتے ہوئے رخصت ہوئے۔ کہ "میں آپ سے ملتا رہوں گا"۔

چنانچہ اس کے بعد وہ متعدد بار مجھ سے ملے اور ہر ملاقات سے قبل مجھ سے کہہ جاتے۔ کہ آئندہ اس موضوع پر ہماری گفتگو ہوگی۔ ان کے اس رویہ سے مجھے بفضلہ تعالیٰ تیاری کا موقعہ بھی ملتا رہا۔ مذہب اسلام کی روشنی میں اخلاق۔ تمدن۔ اقتصاد۔ معاشرت حکومت اور سیاست میں سے وہ یکے بعد دیگرے موضوع قائم کر کے گفتگو کرتے رہے۔ ضرورت مذہب۔ نبوت۔ الہام حج زکوٰۃ اور سود کے مسائل بھی زیر بحث آئے۔ ان ملاقاتوں کے دوران میں براہین احمدیہ کے علاوہ دو کتابیں خصوصیت سے میرے پیش نظر رہتی تھیں۔ (۱) "اسلامی اصول کی فلاسفی" اور (۲) "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" اور انگریزی کا مترجم قرآن شریف سامنے رکھ کر میں ان سے گفتگو کیا کرتا تھا۔

چند ملاقاتوں کے بعد ڈاکٹر صاحب نے ایک دن کہا۔ کہ اسلام کے متعلق جو کچھ اپنی زیر تصنیف کتاب میں وہ لکھ چکے ہیں۔ اب محسوس ہوتا ہے کہ اس پر نظر ثانی کرنی پڑیگی۔ میں نے ان سے درخواست کی کہ اپنی کتاب میں وہ ایک باب احمدیت پر بھی لکھیں۔ جس کو انہوں نے بخوشی منظور کیا۔ اور اس کے لئے میں احمدیہ انگلش لٹریچر ان کو دیتا رہا۔

درخواست دعاء

مکرم فضل الٰہی صاحب بھیروی عرصہ تین سال سے ایک دماغی بیماری میں مبتلا ہیں۔ احباب دعائے صحت فرما دیں۔ خاکسار محمد اشرف واقف زندگی دفتر وکیل التبشیر

ایک ملاقات میں نبوت اور الہام پر خصوصیت سے گفتگو ہوئی۔ تو اس کے بعد ڈاکٹر روبر لینڈر آکسفورڈ گروپ کے ایک انگریز لیڈر سے اس موضوع پر تبادلہ خیالات کر کے آئے۔ اور مجھ سے دریافت کیا کہ "کیا آپ ان سے ملیں گے؟" میں نے کہا۔ اگر آپ کی خواہش ہے۔ تو میں اُن سے مل لونگا"۔ چنانچہ ایک دن وقت مقررہ پر جب اس انگریز لیڈر سے ہم دونوں کی ملاقات ہوئی۔ تو الہام پر اصل گفتگو شروع ہو گئی۔ ان لیڈر صاحب نے اپنے خیال کے مطابق اس مسئلہ پر روشنی ڈالی ان کے بیان سے یہ معلوم ہوا کہ در اصل وہ ہر شدید قسم کے خیال کو الہام سمجھتے ہیں میں نے اس پر سوال کر دیا کہ "اگر دو آدمیوں کے دل میں، ایک ہی امر کے متعلق متضاد خیالات شدید قسم کے نمودار ہو جائیں۔ تو آپ کے نزدیک کیا وہ دونو الہام ہوں گے؟ اگر متضاد خیالات الہام ہو سکتے ہیں۔ حالانکہ منبع ایک ہی ہوگا۔ تو پھر خدا تعالےٰ کی وحدانیت کا خیال کیوں کر برقرار رکھا جا سکتا ہے؟" اس پر وہ ذوقی تاویلات کرنے لگے۔ تب میں نے الہام کے متعلق اسلامی نقطۂ نگاہ ان کے سامنے پیش کیا۔ اور تشریح میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذارروس والی پیشگوئی کا بھی ذکر کیا۔ جس کو بہت دلچسپی سے انہوں نے سنا۔ ملاقات کے بعد ڈاکٹر روبر لینڈر بہت خوش تھے۔

ایک دن ہمارے اس سیاسی اصل پر کہ "احمدیوں کو حکومت وقت کا ساتھ دینا چاہیئے"، ڈاکٹر صاحب نے یہ سوال کر دیا کہ "فرض کریں افغانستان کے سب مسلمان احمدی ہو جاتے ہیں۔ اور ادھر شمالی اور مغربی ہندوستان کے مسلمان بھی۔ ایسے وقت میں اگر افغانستان اور اس ہندوستان کے درمیان جنگ چھڑ جائے۔ تو دونوں طرف کے احمدی کیا اپنی اپنی حکومت کا ساتھ دیں گے یا نہیں؟"

اس کے جواب میں دو صورتیں میں نے ان کے سامنے پیش کیں۔ اول تو یہ کہ افغانستان اور شمالی و مغربی ہندوستان کے سب مسلمان احمدی ہو جائیں تو نظامِ خلافت کے ماتحت پھر اس سارے علاقہ میں لازماً ایک متحدہ احمدی فیڈریشن قائم ہو جائیگا۔ اس صورت میں جنگ کا امکان ہی نہیں رہتا۔ دوسری صورت یہ ہے۔ کہ اگر ان علاقوں کی حکومتیں علیحدہ علیحدہ رہیں جیسا کہ خلافت عباسیہ کے آخری زمانے میں ہوا) اور پھر افغانستان اور ہندوستان کے درمیان جنگ چھڑ جائے۔ تو اس وقت یہاں کے احمدی اپنی حکومت کا ساتھ دیں گے۔ اور افغانستان کے احمدی اپنی حکومت کا۔ کیونکہ ان دونوں حکومتوں کی باہمی جنگ کوئی مذہبی جنگ نہیں۔ بلکہ محض ملکی اور سیاسی لڑائی ہو گی۔ لڑنا ناپسندیدہ ہے۔ لیکن اگر حکومتوں کی سیاسی لڑائی ہو تو اس میں مذہب بالا مسلک اختیار کیا جا سکتا ہے مگر یہ صورت بہت بعید کی سمجھیں۔ اول صورت فیڈریشن کی ہو گی"۔

تبادلہ خیالات کے لئے ہماری یہ ملاقاتیں مسجد احمدیہ میں بھی ہوتی رہیں۔ بعض دفعہ نماز کے وقت ڈاکٹر صاحب ہمیں نماز باجماعت پڑھتے بھی دیکھا کرتے۔ ایک دن کہنے لگے کہ "روزانہ پانچ وقت نماز پڑھنے میں آپ لوگوں کا کافی وقت صرف ہوتا ہے۔ آپ کے مقابل دوسری قوموں کو تو اپنے کاموں کے لئے زیادہ وقت میسر ہے۔ کیا اس صورت میں وہ زیادہ ترقی نہیں کریں گی؟" میں نے جواب دیا کہ "حقیقت کا اشارہ اس کے برعکس ہے۔ نماز مسلمانوں کی ترقی میں حارج نہیں۔ بلکہ ہمیشہ ممد ثابت ہوئی ہے۔ تجربہ بتاتا ہے۔ کہ جب کثرت سے مسلمان نماز کے پابند تھے۔ تو متمدن دنیا کی ساری غیر نمازی قوموں پر حکومت کرتے تھے۔ لیکن جب سے نمازوں کی طرف سے غافل ہوئے۔ یہ اپنی طاقت کھو بیٹھے۔ نماز ہماری ترقی میں ہرگز روک نہیں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ ہماری ترقی نماز سے ہی وابستہ ہے۔ کیونکہ عبادت دل و دماغ میں تسکین و امن پیدا کرتی ہے۔ اور دنیوی حرص محض فتور و انتشار۔ ترقی بالعموم امن ہی پر مبنی ہے۔ انتشار نہیں"۔

احمدیت کی روشنی میں جوں جوں اسلام کے متعلق ڈاکٹر صاحب واقفیت حاصل کرتے گئے۔ ان کے دل میں مذہب اسلام کے لئے دن بدن عزت بڑھتی گئی۔ "تحفہ شہزادہ ویلز" "اسلامی اصول کی فلاسفی" اور "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" کا مطالعہ بھی انہوں نے کر لیا تھا۔ جب وہ اپنے آپ کو صرف ایک مستشرق سمجھتے تھے۔ لیکن اب ان کے خیالات میں یہ تبدیلی آگئی ہے۔ کہ "اسلام واقعی دنیا کے لئے ایک بہترین مذہبی عملی سسٹم ہے۔ اور کئی رنگ میں انہوں نے اس امر کا اظہار کیا۔ ایک دن مجھے باصرار کہنے لگے۔ ...... "آپ میرے ساتھ جرمنی چلیں ..... میں وہاں کی اچھی علمی سوسائٹیوں میں آپ کو انٹروڈیوس کرا دوں گا ..... میری قوم اور میرے ملک کو ان خیالات کی ضرورت ہے۔ جو اسلام پیش کرتا ہے ..... آپ برلن کے ریڈیو سٹیشن سے میری قوم کو اسلام کا پیغام دیں۔ میں آپ کا ترجمان ہوں گا ......"

میں نے عرض کیا۔ ڈاکٹر صاحب پہلے آپ قادیان ہو آئیں۔ ابھی آپ نے ایک ہی احمدی دیکھا ہے اور وہ بھی۔ جیسا ادنیٰ ترین۔ قادیان جماعت احمدیہ کا دارالخلافہ ہے۔ جہاں اعلیٰ درجہ کے احمدی اور مذہبی علمی میدان کے بہت سے شہسوار آپ کو ملیں گے وہاں پہنچکر آپ حضرت امیر المؤمنین امام جماعت احمدیہ کی ملاقات سے مشرف یاب ہوں۔ کچھ عرصہ قادیان رہ کر اسلام کا مطالعہ کریں .... اور پھر اپنی زیر تصنیف کتاب بھی مکمل کر لیں تب آپ کی طرف سے وہ کتاب جرمنی کی بہترین خدمت ہو گی ..... باقی میرا آپ کے ساتھ جانا تو میرے آقا کی اجازت پر منحصر ہے"۔

ڈاکٹر روبر لینڈر پر ان الفاظ کا کچھ ایسا اثر ہوا کہ انہوں نے فوراً قادیان کے متعلق مجھ سے مزید تفصیلی حالات دریافت کئے ان کا پہلے ایک پروگرام افغانستان جانے کا بنا ہوا تھا۔ لہٰذا انہوں نے بتایا کہ وہاں سے واپس آکر وہ ضرور قادیان جائیں گے میں نے اس کی اطلاع مرکز میں کر دی تھی۔ افغانستان جاتے ہوئے اُن کا آخری خط سرینگر میرے پاس آیا تھا۔ اس کے بعد ...... پھر جنگ چھڑ گئی۔ ..... اور دنیا پھر ایک بار قیامت کا نظارہ دیکھنے میں مبتلا ہو گئی!

ڈاکٹر صاحب پہلے یہ خیال لیکر آئے تھے کہ اسلام صرف ایک تاریخی مذہب ہے رخصت ہوتے۔ یہ خیالات لیکر کہ اسلام تو ایک زندہ مذہب ہے۔ اور دنیا کو اسی کی ضرورت ہے۔ بالخصوص جرمن قوم کو! ... اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے جرمنی میں بھی جلد ہمارے لئے تبلیغ اسلام کے دروازے کھول دے۔ اور شاندار کامیابی عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

(خاکسار سید فضل الرحمٰن فیضی دکوہ منصوری)

اساتذہ کی ضرورت

نظارت تعلیم و تربیت کو چار سو روپے اساتذہ کی برائے دیہاتی مدارس نواح قادیان ضرورت ہے، خواہشمند احباب ۲۵ اپریل ۴۷ء تک اپنی درخواستیں بھجوا دیں۔ نیز اطلاع دیں کہ وہ کم سے کم کس قدر نوٹس ملنے پر یہاں کام پر حاضر ہو سکتے ہیں:۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

بیعت کے وعدے جلد سے جلد بھجوائیں

۱۴ اپریل تک ہندوستان کی ۸ صد جماعتوں میں سے صرف ۱۳۷ جماعتوں سے بیعت کے وعدے وصول ہوئے ہیں۔ بقیہ جماعتیں توجہ فرمائیں۔ اور فوری طور پر بیعت کے وعدے بھجوا دیں:۔ (انچارج دفتر بیعت)

حصہ جائداد کی ادائیگی

مہر رحیم بخش صاحب سکنہ ننگل نے اپنا حصہ جائداد زندگی میں ادا کر دیا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ دوسروں کو بھی ان کی تقلید کرنی چاہیئے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

زمین کے خریداروں کیلئے نادر موقعہ

محلہ دارالانوار کے جنوب مشرق میں ۳۲ قطعات سکنی زمین کے ۳۰ فٹ اور ۶۰ فٹ کی سڑکوں پر دو دو چار چار کنال کے موجود ہیں جن پر کوٹھیاں اور نئی طرز کے مکان بنائے جا سکتے ہیں۔ ان میں سے اس وقت چودہ قطعات قابل فروخت ہیں۔ اس جگہ مسجد۔ کھیلنے کے میدان اور اسکول کے لئے زمین بھی چھوڑی گئی ہے۔ احباب نادر موقعہ سے جلد فائدہ اٹھائیں۔

المشتہر (میاں) مسعود احمد خاں دارالسلام قادیان

"بمبئی ایجنسی"

"اسٹیشنری اور پلاسٹنگ کے جدید سامان"

تاجروں کو لازم ہے کہ ابھی سے کیا فوراً زمانہ کے ساتھ دوڑنا شروع کر دیں۔ اور بالکل جدید قسم کے پلاسٹنگ کے سامان یعنی گھڑی کے تسمے اور کمر بند اور بٹوے وغیرہ اس بمبئی سے منگوائیں جہاں ولائتی مال کو سب سے پہلے ہندوستان کی ہوا لگتی ہے۔ اور اسی طرح اسٹیشنری کے سامان بھی خرید کر فائدہ اٹھائیں۔ بڑے ہی خوبصورت مال آ رہے ہیں۔

"تحریک جدید کی بمبئی ایجنسی"

آپ سے صرف پانچ فیصدی کمیشن پر تمام چیزوں کی نفع مند تجارت کو آپ کے گھر پہنچا دے گی۔ بشرطیکہ آپ فوراً توجہ فرما کر ایک چوتھائی قیمت پیشگی روانہ فرمائیں۔ والسلام

پتہ

یونیورسل ٹریڈنگ اینڈ مینوفیکچرنگ کمپنی

23 Jamshed Feroz Mohal

Bombay No 3

تریاق کبیر

آپ نے امرت دھارا اور ایسی ہی اور دواؤں کی تعریف سنی ہوگی۔ یہ تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ "تریاق کبیر" اس قسم کی سب دواؤں سے زیادہ مفید اور زود اثر ہے۔ پیٹ کی درد میں ایک یا دو قطرے کھا لینے سے فوراً آرام ہو جاتا ہے۔ معدہ کی تشنجی درد جو بیمار کو تڑپا دیتی ہے۔ بیمار کہتا ہے کہ اس کے معدہ کو کوئی پکڑ کر مروڑ رہا ہے۔ اس میں ایک قطرہ ہاتھ پر مل کر معدہ پر ہاتھ پھیر دینے سے درد میں فوراً کمی آ جاتی ہے اور تسکین پیدا ہو جاتی ہے۔ دستوں اور ہیضہ میں نہایت زود اثر مجرب دوا ہے۔ غرض تمام حار امراض میں اس کا استعمال کیا جاتا ہے اور فوری فائدہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے۔ آپ اس دوا کو دوسری دواؤں کے مقابلہ میں استعمال کرکے دیکھیں۔ آپ خود فیصلہ کر لیں گے کہ سب موجودہ دواؤں سے اس کا زیادہ اور فوری اثر ہے۔ قیمت فی شیشی عہ۔ درمیانی شیشی عمر۔ چھوٹی شیشی ۲؍ علاوہ محصولڈاک۔

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ خدمت خلق قادیان

کشمیر کی بوٹیاں:۔ میں کشمیر کی جڑی بوٹیاں است قدوس۔ زیرہ سیاہ بنفشہ وغیرہ مہیا کرتا ہوں۔ جس دکاندار کو ضرورت ہو وہ مجھ سے خط و کتابت کرے۔ صرف مقبول مال بھیجا جائے گا۔

المشتہر حکیم مفتی محمد منظور مقامی ہانجی پورہ۔ ڈاکخانہ ترالہ گام ضلع بارہ مولا کشمیر)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ ورنہ تعمیل نہ ہو سکے گی۔ مینجر

اپنے پیسے کی قدر کریں!

آجکل عمارتی سامان مشکل سے ملتا ہے پھر اگر اسے اناڑی لوگوں کے سپرد کر کے ضائع کر لیا جائے تو یہ بہت بڑا نقصان ہے۔ اپنے پیسے کی قدر کریں۔ اور جب بھی ضرورت ہو میکینیکل انڈسٹریز لمیٹڈ قادیان کے سند یافتہ ماہرین فن کی نگرانی میں اپنی عمارت نیز اس کے نقشے اور تخمینے تیار کرائیں

مینیجر میکینیکل انڈسٹریز لمیٹڈ

باجازت نظارت امور عامہ

جائداد کی خرید و فروخت کے متعلق مجھ سے خط و کتابت کریں!

قریشی مطیع اللہ قریشی منزل دارالعلوم قادیان

اسلامی اصول کی فلاسفی مختلف زبانوں میں

انگریزی زبان کی مجلد	۱—۲—۰
گجراتی " "	۰—۱۲—۰
اردو	۰—۱۲—۰
مرہٹی	۱—۰—۰
ملیالم	۱—۰—۰
کنٹری	۰—۸—۰
تیلنگی	۰—۸—۰

احمدیت کے متعلق اعتراضات اور اس کے جوابات اردو میں آٹھ آنے معہ محصولڈاک

عبداللہ الدین
سکندرآباد دکن

اعلان:۔ مرزا محمد اسلم ابن مرزا محمد حسین صاحب ضلع گجرات کا نکاح نذیر بیگم بنت میاں دین محمد صاحب گنج سے ۵۰۰/- روپیہ مہر پر ۴ اپریل مسجد احمدیہ گنج میں شیخ نور احمد صاحب نے پڑھا۔

نذیر احمد سکرٹری مال جماعت گنج

فوری ضرورت

سندھ کی ایک سٹیٹ میں ایک شادی شدہ استاد کی جو چھوٹے بچوں کو تعلیم دے اور تربیت کر سکے۔ فوری ضرورت ہے۔ تنخواہ ماہوار ۳۵/- جنگ الاؤنس ۹ روپے اور ایک من غلہ ماہوار کوئی نوکر رکھنے کی صورت میں دس روپے مزید علاوہ اسٹیٹ کی دیگر رعایتوں کے ملینگے۔ تعلیم میٹرک تک یا شدار تجربہ کار جنتی ہو۔ بیوی کا اتنی تعلیم یافتہ ہو کہ عورتوں کو معمولی مگر ضروری دینی تعلیم دے سکے۔ اسے لجنہ کی طرف سے مناسب الاؤنس ملیگا

انچارج دفتر ایم۔ این سنڈیکیٹ قادیان

حب جواہر مُہرہ عنبری یا محافظ شباب گولیاں

اس کے بڑے بڑے اجزاء مروارید۔ یاقوت۔ پکھراج۔ زمرد۔ زہر مہرہ خطائی فیروزہ۔ بسد۔ کہربا۔ عنبر۔ مشک۔ ورق طلاء۔ ورق نقرہ۔ اور جدوار خطائی۔ وغیرہ ہیں۔ یہ نسخہ حضرت خلیفۃ المسیح اول کا ہے اور اس کے متعلق حضور اپنی بیاض میں فرماتے ہیں مقوی دل و دماغ و روح باصرہ و تریاق مسموم و دافع خفقان و جزن و بواسیر و جنون ممی و بائی حصبہ (خسرہ) جدری (چیچک) امراض رحم۔ محلل صلابات و معین حمل و محافظ شباب ہے۔" قیمت دو ہفتہ کورس ساڑھے سات روپے ایکماہ کا کورس پندرہ روپے

گولیاں مشین سے بنی ہوتی ہیں

طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان

روح نشاط

اس کا دوسرا نام خمیرہ گاؤ زبان عنبری تریاقی ہے سونے چاندی کے ورق۔ مروارید۔ عنبر۔ کشتہ یاقوت کشتہ زمرد۔ کشتہ سنگ یشب۔ کشتہ زہر مہرہ کے علاوہ اور بہت سی قیمتی جڑی بوٹیوں سے تیار ہوتا ہے دل و دماغ اور جسم کے تمام پٹھوں کو طاقت دینے میں بے نظیر ہے۔ دماغی کام کرنے والوں کے لئے نعمت ہے۔ عورتوں کے امراض رحم مثلاً اختناق الرحم میں بھی مفید ہے۔ کھانسی اور پرانے نزلہ کو دور کرتا ہے۔ قیمت فی چھٹانک دس روپے

طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ ورنہ تعمیل نہ ہو سکے گی۔ (مینجر)

ضروری خبریں

مسٹر جناح اور گاندھی جی کی طرف سے مشترکہ اپیل

نئی دہلی ۱۶ اپریل - وائسرائے ہند کی تحریک پر مسٹر محمد علی جناح اور گاندھی جی نے ایک مشترکہ بیان جاری کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ان دنوں ملک میں بدامنی اور قتل و غارت کے جو واقعات ہو رہے ہیں - ان سے ہمیں سخت صدمہ ہوا - یہ واقعات ملک کے لئے بہت بدنامی کا موجب ہیں - سیاسی مقاصد کی خاطر طاقت کا استعمال کرنا ایک قابل مذمت فعل ہے - ہم ملک کے ہر طبقہ سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ کوئی ایسی حرکت نہ کریں جو بدامنی کا موجب ہو۔

اینگلو انڈین لیڈر لیگ کی حمایت میں

لاہور ۱۵ اپریل - پنجاب کی اینگلو انڈین ایسوسی ایشن کے صدر اور پنجاب اسمبلی کے ممبر مسٹر گبن نے ایک بیان میں صوبہ میں دفعہ ۹۳ کے نفاذ کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے کہا ہے - صوبہ میں مسلمانوں کی اکثریت ہے - جمہوریت کے آئین کے مطابق ان کو حق حاصل ہے کہ وہ صوبہ کے نظم و نسق میں سب سے زیادہ حصہ لیں - ان کا یہ حق کسی صورت میں کبھی چھینا نہیں جا سکتا - آپ نے کہا وزارت کی تشکیل کے سلسلے میں میں صوبہ کی اکثریت کی نمائندہ پارٹی سے بات چیت کرنے کے لئے تیار ہوں -

فرقہ وارانہ فسادات کے شعلے

پشاور ۱۵ اپریل - ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ڈیرہ اسمٰعیل خان میں آتشزدگی کی وجہ سے خطرناک صورت حالات پیدا ہو گئی - جگہ جگہ آگ لگی ہوئی ہے - شہر میں کرفیو آرڈر لگا دیا گیا ہے - بنوں سے فوج اور پولیس کی مزید کمک بھیج دی گئی ہے -

کلکتہ میں کل چھ وارداتیں اکا دکا حملوں کی ہوئیں - ہوڑہ سے کوئی اطلاع نہیں ملی -

امرت سر میں کل ایک واردات ہوئی - اس کے سوا کوئی واقعہ نہیں ہوا ۔

اب لیگ کے ساتھ دو ٹوک فیصلہ کرنے کا وقت آ گیا ہے
سردار پٹیل کی تقریر

بمبئی ۱۶ اپریل - سردار پٹیل نے ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے کہا - آج ہر آدمی یہ سوال کر رہا ہے کہ انگریزوں کے چلے جانے کے بعد ہندوستان کا کیا بنے گا؟ بعض لوگ اس خدشہ کا اظہار کر رہے ہیں کہ ملک میں کھلبلی سی مچ جائے گی - لیکن یہ صحیح نہیں - ہمیں گھبرانے کی ضرورت نہیں - جس آزادی کے لئے ہم برسوں سے لڑ رہے تھے - اس کی جھلک سامنے نظر آ رہی ہے - آپ نے اس بات پر زور دیا کہ اب وہ وقت آ گیا ہے - جبکہ کانگرس کو مسلم لیگ سے دو ٹوک فیصلہ کرنا ہو گا - آپ نے مطالبہ پاکستان کو شیخ چلی کے خیالی پلاؤ سے تعبیر کرتے ہوئے کہا - اگر لیگ ملک کو تقسیم کرنے پر ہی مصر ہے تو اسے دوستانہ فضا میں بات چیت کرنی چاہئیے - اور برطانیہ کی طرف دیکھنے کی بجائے اپنے ملکی بھائیوں کے ساتھ تصفیہ کرنا چاہئیے - ورنہ مار دھاڑ اور قتل و غارت سے ہندوؤں اور مسلمانوں دونوں کی تباہی ہی تباہی ہے ۔

آپ نے والیان ریاست کا ذکر کرتے ہوئے کہا - انہیں دستور ساز اسمبلی میں شامل ہو کر ہماری مدد کرنا چاہئیے - اگر انہوں نے موجودہ ہندو مسلم اختلافات سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کی - تو بالآخر انہیں ہی اس کا نقصان اٹھانا پڑے گا -

گاندھی جی کا برت رکھنے کا ارادہ

پٹنہ ۱۶ اپریل - گاندھی جی نے تقریر کرتے ہوئے کہا - اگر نواکھلی سے پھر بری خبریں آئیں - اور وہاں پر فساد شروع ہو گیا - تو شاید میں برت رکھ دوں - لیکن آخری فیصلہ بہر حال میں اپنی اندرونی آواز کے ماتحت کروں گا - آپ نے وائسرائے کے ساتھ اپنی ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے کہا وائسرائے نے غیر مبہم الفاظ میں یقین دلایا ہے کہ وہ ہندوستان کے آخری وائسرائے ہیں - جو اختیارات حکومت ہندوستان کو سونپنے کیلئے یہاں آئے ہیں

گورنروں کی اہم کانفرنس

نئی دہلی ۱۵ اپریل - وائسرائے ہند لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے ہندوستان کے تمام صوبوں کے گورنروں کی جو کانفرنس بلائی تھی - وہ آج نئی دہلی میں شروع ہو گئی ہے - بنگال کے سوا باقی تمام صوبائی گورنر اس میں شامل ہوئے ہیں - گورنر بنگال کی طبیعت چونکہ ناساز تھی اس لئے آپ کی بجائے آپ کے سیکرٹری نے کانفرنس میں شرکت کی - آسام کے ہونے والے گورنر سر اکبر حیدری بھی اس میں شامل ہوئے ہیں - اس کانفرنس کو سیاسی حلقوں میں بہت اہمیت دی جا رہی ہے - کیونکہ وائسرائے یہ گورنروں سے صوبوں کی حالت معلوم کرنے کے علاوہ برطانوی گورنمنٹ کے ۲۰ فروری کے اعلان کی روشنی میں اختیارات حکومت ہندوستانیوں کو منتقل کرنے کے سلسلے میں انہیں اہم ہدایات دیں گے - آج کانفرنس کے دو اجلاس ہوئے - امید ہے کہ کل کانفرنس ختم ہو جائے گی -

لیگ ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ابھی نہیں ہو گا

نئی دہلی ۱۵ اپریل - آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے جنرل سیکرٹری مسٹر شنکر راؤ دیو نے آل انڈیا مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری مسٹر لیاقت علی خاں سے دریافت کیا تھا - کہ سمجھوتہ کی گفت و شنید کے متعلق کانگرس ورکنگ کمیٹی کی دعوت پر غور کرنے کے لئے لیگ ورکنگ کمیٹی کا اجلاس کب منعقد ہو گا - مسٹر لیاقت علی خاں نے انہیں مطلع کیا ہے - کہ وائسرائے ہند کے ساتھ تازہ سیاسی بات چیت جب تک کسی فیصلہ کن دور میں داخل نہ ہو - اس وقت تک مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس نہیں بلایا جائے گا -

کل مسلم لیگ کی ایکشن کمیٹی کا اجلاس نئی دہلی میں منعقد ہو گا - اس اجلاس میں ہندوستان کی تمام صوبائی لیگوں کے پریذیڈنٹوں کو بھی بلایا گیا ہے - معلوم ہوا ہے کہ اس میں بنگال اور پنجاب کو تقسیم کرنے کے متعلق کانگرس کی تازہ تجویز کے علاوہ سرحد اور آسام میں مسلم لیگ کی جاری کردہ سول نافرمانی کی تحریک پر بھی غور کیا جائیگا۔

کلکتہ ۱۶ اپریل - پنجاب اسمبلی کی پنتھک پارٹی کے لیڈر سردار سورن سنگھ نے ایک بیان میں کہا - پنجاب میں تشکیل وزارت کے سلسلے میں پنتھک پارٹی اور لیگ پارٹی کے درمیان کافی خط و کتابت ہوتی رہی ہے - لیکن وہ ناکام ثابت ہوئی ہے - کیونکہ بہت سے معاملات کے متعلق خان افتخار حسین آف ممدوٹ لیگ ہائی کمان کے مشورہ کے بغیر کوئی وعدہ کرنے اور یقین دلانے سے قاصر تھے -

لکھنؤ ۱۶ اپریل - مسلم لیگ کے مشہور لیڈر چوہدری خلیق الزمان نے ایک بیان میں کہا - اگر یو.پی کانگرسی وزارت نے مشترکہ انتخابات رائج کرنے کی کوشش کی - تو مسلم لیگ پارٹی اسمبلی کا بائیکاٹ کر دیگی - اور ہر ممکن طریق سے اس کوشش کا مقابلہ کریگی - لیگ اور کانگرس کے نمائندوں کے درمیان گول میز کانفرنس کی تجویز کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا - گذشتہ تجربہ کی بنا پر میں کہہ سکتا ہوں - کہ اس کانفرنس کی کامیابی

روزہ اور امداد مظلومین

قرآن پاک اور احادیث نبویہ میں روزہ کی بہت سی اغراض بیان کی گئی ہیں - جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ امراء کو بھوکے اور پیاسے رہ کر غرباء کی حالت کا احساس ہو سکے - اور وہ اس سے متاثر ہو کر ہمدردی اور خیر خواہی کا سلوک کرتے ہوئے ان کی مدد کریں ۔

اس دور پر فتن میں جبکہ ہندوستان کے بہت سے علاقوں میں فرقہ وارانہ فسادات کے باعث ہزار ہا انسان بے خانماں ہو کر در بدر ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں - اور ان کی نگاہیں نان شبینہ تک کے لئے منتظر رہتی ہیں - حضرت المصلح الموعود امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے کا روزے رکھنے کا ارشاد ہمیں اس طرف بھی توجہ دلاتا ہے کہ ہم بڑھ چڑھ کر مظلوموں کی امداد کریں - اور حتی الوسع اس فنڈ میں ضرور حصہ لیں تاکہ ہمارا مہربان خدا ہم سے راضی ہوتے ہوئے اپنی رحمت کے سایہ میں ہمیں جگہ عطا فرمائے -

محتاج دعا ناظر